Al-Qawārīr - Vol: 06, Issue: 03,
April-June 2025

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

معاش نبوی پر تحریر کردہ منتخب (۱۹۹۶ء تا ۲۰۲۴ء) اردو کتب کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Selected Urdu Books written on the Livelihood of the Prophet SAW (1996-2024)

Dr. Aqsa Tariq
Post-Doctoral Research Fellow, IRI, International Islamic University, Islamabad;
Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies, GC Women University, Sialkot

ABSTRACT

Islam provides a comprehensive framework encompassing religious beliefs, acts of worship and ethical principles also. In addition to these aspects, Islam also offers explicit guidelines on economic affairs, prescribing formal directives regarding financial matters. The economic principles outlined in Islamic teachings extend to all individuals, including those engaged in physical and manual labor. The economic practices of the Prophet Muhammad (SAW) serve as a significant model in this regard, as he also provided guidance for laborers who earn their livelihood through physical exertion. The subject under discussion holds particular academic significance due to its association with the economic practices of the Prophet (SAW). While numerous books and articles have been published on the economics of the Prophet (SAW), but the examination of Urdu literature on this topic remains an emerging area of research. Linguistically, the term "livelihood" refers to sustenance and the means necessary for survival, encompassing the resources required for food and drink upon which life depends. This article conducts a critical analysis of approximately nine Urdu books that focus on the life aspects of the Prophet's (peace be upon him) life. The study employs both narrative and analytical research methodologies to assess these works within the specified thematic scope.

Keywords: *Islamic Perspective, Livelihood of Prophet SAW, Urdu Books, Makki Reign, Madni Reign*

موضوع کا تعارف

اسلامی نظام حیات جن جامع ہدایات و تعلیمات پر مشتمل ہے ان میں بعض کا تعلق ایمانی عقائد سے ہے اور بعض کا تعلق بدنی ومالی عبادات اور مکارم اخلاق سے ہے۔ بعض کا تعلق معاشرتی اور عائلی امور و مسائل سے ہے اور بعض کا معاشی امور و معاملات سے۔ غرض یہ کہ اسلامی نظام حیات میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا کوئی پہلو اور شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں تفصیلی یا اجمالی ہدایات و تعلیمات موجود نہ ہوں۔ اسلام میں معاشی امور و معاملات اور حالات سے متعلق بھی واضح تعلیمات اور ہدایات موجود ہیں جن میں اسلام نے بنی نوع انسان کو اسباب معیشت کا باقاعدہ حکم دیا ہے، کہ آپ محنت سے کبھی منہ نہ موڑیں اور جتنی آپ محنت کریں گے اتنا ہی پھل ملے گا۔ درحقیقت صبر کے ساتھ معیشت کو مضبوط کرنا اطمنان قلب اور ایمان کی سلامتی کا باعث ہے۔ اسی طرح ہر انسان کو زندگی گزارنے کے لئے روٹی، کپڑا اور مکان درکار ہے جس کے حصول کے لئے کسی نہ کسی ذریعہ آمدن کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم ﷺ کا معاملہ بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہے، آپ ﷺ ساری انسانیت کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اس لئے آپ ﷺ نے ان محنت کشوں کے لئے بھی رہنمائی مہیا فرمائی جو جسمانی مشقت اور ہاتھوں کی محنت سے اپنی معاش حاصل کرتے ہیں۔ رزق حلال اعمال صالحہ کی بنیاد ہے اور یہ محنت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ رزق حرام وہ ہے جس سے انسانی استحقاق ثابت نہ ہو اور انسانی استحقاق محنت کے حوالے سے ہی متعین ہوتا ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر محنت کشی کی ترغیب کے لئے نبوی قیادت درکار تھی۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ: زیر بحث موضوع کا تعلق معاش نبوی ﷺ کی وجہ سے بہت اہمیت کا حامل ہے معاشیات نبوی ﷺ کے حوالے سے چند کتب و مقالات سامنے آئی ہیں۔ جن میں ڈاکٹر نور محمد غفاری کی کتاب "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معاشی زندگی میں جاہل عرب کا معاشی نظام[1]، ڈاکٹر اسرار احمد کی کتاب "اسلام کا معاشی نظام[2]، ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی "معاش نبوی ﷺ کے ذرائع آمدن کا تحقیقی جائزہ[3] شامل ہیں البتہ معاش نبوی ﷺ کے حوالے سے اردو کتب کا تجزیہ کرنا بہر حال ایک نیا تحقیقی عنوان ہے۔

مقصد تحقیق: زیر بحث عنوان میں اس مقصد تحقیق کو "معاش نبوی پر لکھی گئی اردو کتب کا جائزہ" کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ نیز زیر بحث مقالہ کا منہج بیانیہ اور تجزیاتی اسلوب تحقیق پر مشتمل ہے۔

رسول ﷺ نے جب حکم خداوندی سے نبوت کا اعلان فرمایا تو پہلے لوگوں نے اس کا انکار کیا اور پھر کفار مکہ کے اکسانے پر آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو تکلیف دینا شروع کر دی جب تکلیف حد سے تجاوز کر گئی تو اللہ کریم کے حکم سے

آپ ﷺ رات کے تہائی حصے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہجرت فرما کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ کا اقتصادی نظام زمیندارانہ نظام یا سرمایہ دارانہ نظام سے ملتا جلتا تھا۔ امیر اور سرمایہ دار غریب اور محتاج کا اور زمیندار کسان (مزارع) کا استحصال کرتے تھے۔ اکثریت غربا کی تھی جبکہ سرمایہ دار اور زمیندار اقلیت میں تھے مگر وہ پورے معاشرہ پر چھائے ہوئے تھے۔ یہودیوں نے سود کا نظام قائم کر رکھا تھا۔ آپ نے سب سے پہلے مدینہ منورہ میں مسجد قبا کی بنیاد رکھی، اور مزدروں کی عظمت کا درس قائم کیا۔ مدینہ میں آپ نے تجارت کو بلکل ترک نہیں فرمایا بلکہ کم کر دیا تا کہ آپ دین کی تبلیغ کر سکے۔ منکرین کا کہنا ہے کہ مدینہ منورہ میں آپ کا گزر بسر تحفے تحائف پر تھا ایسا کہنا غلط ہے۔ آپ کے پاس ہجرت کے بعد بھی اتنا مال تھا کہ آپ نے حضرت خدیجہ کے علاوہ متعدد شادیاں بھی کیں اور ازواج مطہرات کے حجرے مبارک بھی تعمیر کیے، اپنی تمام ازواج کے حق مہر بھی ادا کیے اور دعوت ولیمہ کے انقعاد خود بھی فرمائے۔

انسانی معیشت کے بارے میں اولین بنیادی حقیقت، جسے قرآن مجید بار بار زور دے کر بیان کرتا ہے، یہ ہے کہ تمام وہ ذرائع ووسائل جن پر انسان کی معاش کا انحصار ہے، اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ اُسی نے ان کو اس طرح بنایا اور ایسے قوانین فطرت پر قائم کیا ہے کہ وہ انسان کے لیے نافع ہو رہے ہیں۔ اور اُسی نے انسان کو ان سے انتفاع کا موقع دیا اور ان پر تصرف کا اختیار بخشا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الَّذِی جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوا فِیۡ مَنَاکِبِہَا وَ کُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِہٖ ؕ وَ اِلَیۡہِ النُّشُوۡرُ ﴾[4] دوسری جگہ ارشاد ہے: ﴿اَفَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَحۡرُثُوۡنَ وَ اَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَہٗۤ اَمۡ نحن الزرعُوۡنَ ﴾[5] قرآن اس حقیقت کو بھی بار بار زور دے کر بیان کرتا ہے کہ خدا نے دنیا میں اپنی نعمتیں اسی لیے پیدا کی ہیں کہ اس کے بندے ان سے متمتع ہوں۔ خدا کا منشا یہ ہر گز نہیں ہے اور نہیں ہو سکتا کہ انسان ان نعمتوں سے اجتناب کر کے رہبانیت اختیار کر لے۔ البتہ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ پاک اور ناپاک میں امتیاز کیا جائے، جائزہ اور ناجائز طریقوں میں فرق کیا جائے تمتع اور انتفاع صرف حلال وطیب تک محدود رہے، اور اس میں بھی حد اعتدال سے تجاوز نہ ہو- ضرورت اس امر کی ہے کہ معیشت نبوی ﷺ کو مد نظر رکھتے ہوئے تجارت کے امور سر انجام دئے جائے کے مستقبل کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جا سکے-

معاشیات کا لغوی واصطلاحی مفہوم

معاش عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ "عاش" ہے۔ عاش، یعیش، عیشۃ سے ماخوذ ہے اس کا مصدر العیش ہے۔ جس کے معنی زندہ رہنے کے ہیں بعض کے نزدیک اس کا مادہ "عیش"(ع- ی۔ ش) ہے جس کے معنی خوراک رزق اور گزران کے

ہیں۔ معاش کے لغوی معنی زندگی اور سامان زیست کے ہیں۔ اس سے مراد کھانے پینے کے وہ ذرائع ہیں جن پر زندگی کا دارومدار ہوتا ہے اور جن سے زندگی بسر کی جاتی ہے۔

ابن منظور افریقی (۶۳۰-۷۱۱ھ) العیش کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: العیش الحیاۃ، عاش یعیش عیشا وعیشۃ والمعیشۃ ما یعاش بہ۔[6] العیش کا معنی ہے زندگی، یہ عَاشَ یَعِیشُ عِیْشًا اور عِیشَۃً سے بنا ہے اور معیشت سے مراد وہ ذرائع ہیں جن سے زندگی بسر کی جا سکے۔ صاحب القاموس لکھتے ہیں: المعیشۃ التی تعیش بھا من المطعم والمشرب وما تکون بہ الحیاۃ وما یعاش بہ۔[7] العیش اس زندگی کو کہتے ہیں جو حیوانات کے ساتھ خاص ہے اور یہ لفظ الحیاۃ کے مقابلہ میں خاص ہے کیونکہ الحیاۃ کا لفظ حیوان، باری تعالی اور ملائکہ سب کے لئے استعمال ہوتا ہے اور العیش سے لفظ المعیشۃ ہے (جس کے معنی ہیں سامان زیست، کھانے پینے کی وہ تمام چیزیں) جن پر زندگی بسر کی جاتی ہے۔ اس مقالہ میں تقریبا نو اردو کتب کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

1. "نبی کریم کی معاشی زندگی"

مؤلف: ڈاکٹر نور غفاری **ناشر:** مرکز تحقیق ٹرسٹ لائبریری، لاہور

سن اشاعت: جنوری 1999ء **صفحات:** 414

مقصد تالیف: مصنف کی تحریر کا مقصد عوام الناس کو نبی کریم کی معاشی زندگی کے ذریعے راہنمائی فراہم کرنا۔ معاشی نظام انسان کے لیے ایک اہم اور پہلا پہلو ہے اس کے متعلق م دین محمد میں مکمل اور خاص طور پر راہنمائی میسر ہے۔

مضامین: یہ کتاب چھوٹے بڑے نو ابواب پر مشتمل ہیں، اور دو ضمیموں پر مشتمل ہیں۔ اس کے پہلے باب میں جاہلی عرب کے معاشی نظام پر گفتگو کی گی ہے نیز فصل اول میں تجارت کے ساتھ ساتھ قریش کے تجارتی اسفار، قریش کے تجارتی قافلے، اہل مکہ کی درآمدات وبرآمدات کی چند بنیادی شکلیں بیان کی ہے۔ دوسری فصل میں بتایا گیا تجارت کے پیشہ سے پہلے مدینہ کسانوں کی بستی تھی زیادہ تر لوگوں کا پیشہ زراعت، صنعت وحرفت تھا۔ دوسرے باب میں آپ کی ولادت باسعادت تا آغاز نبوت، اس میں زندگی کے معاشی حالات، ولادت باسعادت کے وقت والدین کے مالی حالات، رضاعت، والدہ کے انتقال کے بعد دادا کی تربیت کی ذمہ داریاں، چچا ابو طالب کی کفالت، دادا کی کفالت میں گلہ بانی، آقا کریم کا تجارتی آغاز، حلف الفصول کے معاشی دفعات، آپ کے تجارتی اسفار، حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہ سے نکاح آپ کی معاشی پریشانیوں کا حل ثابت ہوئی ان سب کے متعلق تفصیلی سے بحث کی گی ہیں۔ تیسرے باب میں ہجرت مدینہ کے معاشی حالات کو قلمبند کیا۔ چوتھے باب میں

ہجرت مدینہ کے وقت کسان تاجروں کے معاشی معاملات بیان کئے ہے۔پانچویں باب میں قیام مدینہ کے ابتدائی حالات، ابن کلثوم بن الھدام کی مہمان نوازی، حضرت ابو ایوب انصاری کی طرف رکھنا، مسجد قباءاور مکانات کی عمارت کی تعمیر، نبی پاک کے معاشی ذرائع، مواخات، اور میثاق مدینہ کے معاشی پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔چھٹے باب میں غزوات کے معاشی حالات تحریر کیے گیے ہیں۔ساتویں باب میں نبی کریم کی مالیاتی نظام پر بحث کی ہے۔آٹھویں باب میں آپ کے وقت رحلت کے وقت معاشی حالات بیان کیے گیے۔نویں ابواب میں "نبی کریم کے معاشی اسوہ حسنہ "میں ان نورانی اخلاق کا احاطہ کرنے کی حقیر سی کوشش کی گی، جس میں معاشیات کا تذکرہ ہیں۔اس میں دو ضمیمس ہیں، اول ضمیمہ میں زکوتہ کے چند مسائل کا ذکر ہیں۔دوسرے ضمیمہ میں شرکابدر کے اسمائے گرامی کا ذکر ہیں۔[8]

جائزہ:یہ کتاب نہایت دلکش انداز میں تحریر کی گئ ہے۔یہ کتاب آسان اردو متن میں تحریر کی گئ ہے۔تاکہ عوام الناس آسانی سے سمجھ سکے۔البتہ اس کتاب کی تیاری کے لیے عربی اور اردو متن سے استفادہ کیاگیا۔زیر نظر کتاب "نبی کریم کی معاشی زندگی میں مصنف نے معاشی اسوہ رسول کو بڑی خوبصورتی، محنت اور لگن کے ساتھ تفصیلی انداز میں بیان کیا ہے۔درحقیقت انسانی فطرت میں قدرت کی طرف سے لین دین جو معاملات طے پائے گے ہے اس میں ایک اہم معاملہ معاش کا ہے۔تاہم اللہ کریم نے اس دنیامیں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کی معاش کا بہترین انتظام پیدا فرمادیا۔اللہ کریم کے علم میں یہ بھی تھا کہ انسان اپنی ضروریات کی وجہ سے ان وسائل کی تقسیم میں ضرور زیادتی اور غلط طریقے سے استعمال کرے گا۔تاہم اللہ پاک نے انے اس معاشی مسئلے کے لیے حلال تسلی بخش طریقہ کار، قابل قبول اور قابل جائز حل کیلئے آسمانی ہدایت و وحی کے ہمراہ اپنے خاص انبیاء کرام کو انسانوں کی رہنمائی اور رشد ہدایت کے لیے بھیجا۔

2. معیشت نبوی

مؤلف:سید فضل رحمن **مکتبہ:**زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی

سن اشاعت:دسمبر2013ء **صفحات:**160

مقصد تالیف:مصنف کتاب کی وجہ تالیف زیر نظر کتاب کے مقدمے میں اس انداز میں بیان کرتے ہیں اس کتاب کی تالیف کا مقصد معیشت نبوی کے حوالے سے عوام الناس کو آگاہی فراہم کرنا۔

مضامین:یہ کتاب دو حصوں میں مشتمل ہے۔اول:رسول اللہ کی تعلیمات معاش۔اس میں نبی کریم ﷺ کی معاشی زندگی کے تمام پہلوؤں کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کیاہے۔اول اس باب میں بتایا کہ مکہ کی سرزمین بے آب گیاہ وادی میں کسی قسم

کی کھیتی باڑی نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی دور دور تک کوئی انسانی آبادی آباد تھی حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی دعا سے اللہ کریم نے اس وادی کو آباد فرمایا۔ جسے وادی خیر ذی زرع کہا جاتا ہے۔[9]

عبد مناف بن قصی، ہاشم بن عبد مناف، عبد المطلب بن ہاشم کے معاشی معاملات کا ذکر مذکور ہے۔ کس طرح سے نبی کریم نے مکی دور میں معاش کا آغاز کیا۔ عمر کم سنی میں آپ نے بکریاں چراہ کرامت کے لیے ایک درس قائم کیا۔ جوان ہو کر آپ ﷺ نے اپنے باپ داداوں کی طرح آغاز تجارت کیا اور حضرت خدیجہ کا تجارتی مال لے کر شام کیطرف سفر کیا، واپسی پر حضرت خدیجہ سے نکاح اور آپ کی ازدواجی زندگی کا ذکر قابل مذکور ہے۔ ہجرت کرنے کے بعد آغاز تجارت، دور جاہلیت میں وراثت تقسیم کا طریقہ، حضرت خدیجہ کی وراثت، آپ کی ہجرت، اور مدنیہ منورہ میں معیشت نبوی، آپ سے محبت میں آپ کے امتیوں کا تحفہ میں خورد نوش اشیا بھیجنا، آپ کے لیے پھل کا انتخاب کرنا، صحابہ اکرام پنے گھروں پر آقا کریم کو دعوت پر مدعو کرنا کے متعلق احوال بیان کئے گئے ہیں۔[10]

دوم: آپ کی معاشی زندگی کے احوال۔ اس میں عہد نبوی کا نظام معاش، نظام معاش کی بنیادی باتیں، سود خوروں کا برا انجام، تجارتی امور کے غیر شرعی طریقہ کار، بازار میں آنے سے پہلے مال خرید لینا، دھوکہ دہی مال کا عیب ظاہر نہ کرنا، پھل لگنے سے پہلے ہی فروخت کر دینا، قبضے سے پہلے مال فروخت کرنا، ناپ تول میں کمی کرنا ان سب سے آقا کریم نے منع فرمایاہیں۔ تجارت کے جائز طریقوں میں انفرادی کاروبار، قراض یا مضاربت، شراکت داری، بیع سلم ان طریقوں کو جائز قرار دیاہیں۔ ارتکاز دولت کا انسداد، بیت المال، مخیرق کے باغات کے متعلق تفصیل کیساتھ بحث کی گئ ہیں اور ساتھ ہی دین اسلام اور معاش نبوی کی بنیادی باتیں بھی بیان کی گئی ہیں:

i. **حق داروں کو ان کا حق پہنچانا**، یعنی جن عاملین پیدائش پر دولت تقسیم ہوئی ہے، اللہ نے ان پر لازم کیاہے کہ وہ اپنی دولت کا کچھ حصہ غربا و مساکین تک پہنچائیں کیوں کہ وہ بھی اس دولت کے حق دار ہیں۔

ii. **احتکار و اکتناز کی ممانعت**، یعنی اسلام میں ایسے طریقے اختیار کرنے کی سخت ممانعت ہے جن سے دولت و سرمایہ پھیلنے اور تقسیم ہونے کی بجائے سمٹ کر ایک ہی طبقے تک محدود ہو جائے۔

iii. **اسراف کی ممانعت**، یعنی تمام معاملات میں حد کے اندر رہنا اور حد سے نہ بڑھنا۔ تبذیر سے بچنا، گناہ کے کاموں میں مال صرف نہ کرنا اور سودی لین دین سے بچنا۔

تجارت کی ممنوعہ شکلیں بھی بیان کی ہیں۔جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ بازار میں آنے سے پہلے راستے ہی میں مال خرید لینا،نرخ بڑھانے کے لئے دوسرے کے مال میں مداخلت کرنا،پختگی کی علامات ظاہر ہونے سے پہلے پھل فروخت کرنا،قبضے سے پہلے مال فروخت کرنا،قسم کھاکر مال بیچنا،حرام اشیاکی تجارت کرنااور ناپ تول میں کمی کرناوغیرہ۔[11]

جائزہ زیر نظر کتاب بہت ہی احسن انداز میں لکھی گئی ہے۔تمام واقعات اردوزبان میں مرتب کئے گئے ہیں۔کتاب کا یہ اسلوب بچوں کے لیے اختیار کیا گیا تاکہ وہ آسانی سے سمجھ سکیں۔اس کے حوالہ جات ہر صفحے کے آخر میں تحریر ہیں۔مصنف نے اس کتاب میں بنیادی ماخذ سے استفادہ کیا ہے۔جس میں قرآن،حدیث،سیرت،اور تفسیر کی کتب زیر بحث شامل ہیں۔اس کتاب میں نبی کریم کی معاشی زندگی کے مکی اور مدنی ادوار پر روشنی ڈالی گی ہے۔اس ساری کتاب کا خلاصہ کلام یہ ہے اسلام نے معیشت کا ایسا نظام قائم کیا ہے جو نہ صرف فطرت انسانی کے مطابق ہے،بلکہ اس کی روسے لوگوں میں امید جذبہ پیدا ہوتا ہے جو ہر شخص کو جبر وتشدد کی بجائے فطری طور پر اپنی توفیق اور اپنے اختیار کے مطابق خدمات انجام دینے پر مائل کرتا ہے۔

3. معاش نبوی کا عہد مکی

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد یسین مظہر صدیقی   **ناشر:** کتب خانہ سیرت، کراچی۔لاہور

اشاعت اول: 2015ء   **صفحات:** 57

مقصد تالیف: مصنف کے نزدیک بحیثیت مسلمان ہم سب کے لیے سیرت طیبہ کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔جب ہم سیرت نبوی کا مطالعہ کرتے ہیں،تو یہ بات واضح طور پر ہمارے سامنے آتی ہے۔معاش نبوی میں فقروفاقے میں زیادہ وقت گزرا، آسانیوں سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا،بلکہ یہ دونوں خیالات غلط ہیں۔معاشی پریشانی اختیاری بھی تھی اور اصل دین بھی۔اسی غلط خیالات کی درستگی کے لیے یہ کتاب تحریر کی گئی ہے۔[12]

مضامین: مصنف نے اپنی کتاب میں آقا کریم ﷺ کے خاندانی ترکہ سے لے کر رضاعت نبوی،، کفالت عبد امطلب، کفالت ابو طالب، اولین خود کفالتی تمام ادوار کا باخوبی جائزہ لیا ہے۔ساتھ ہی تجارت نبوی پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت خدیجہ الکبری سے نکاح اور معاشی خوشحالی کو بڑے حسین انداز میں تحریر کیا ہے۔[13] معاش نبوی سے متعلق چند تاریخی روایات کو بھی بیان کیا ہے۔ مسلم ہدایاو خدمات کا بھی پس منظر بیان کیا ہے۔رسول اکرم ﷺ کا ابتدائی وابستگی ایک کمزور معاشی خاندان سے تھی۔

نبی پاک کی معاشی حالت ابتدا سے نازک تھی۔

آپ نے بچپن میں دوسروں کے آسرے زندگی گزاری۔

حضرت خدیجہ سے ازدواجی تعلقات کے بعد انکے مال سے آپ کی معاشی زندگی بہتر ہوئی۔[14]

رسول اللہ کے معاشی ذرائع کا انحصار صرف مالِ غنیمت پر تھا۔

جائزہ: مصنف نے زیر تبصرہ اس کتاب میں معاش نبوی کے لحاظ سے علمی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کتاب کے ماخذ قران مجید، احادیثِ رسول اور سیرت طیبہ کے اہم ابواب شامل ہیں۔ اسلامی تاریخ کے عناصر اور بعض ثانوی کتب سے بھی راہنمائی حاصل کی ہے۔ مضمون کی اہم بنیاد سیرت نبوی کے معاشی فعلی اور واقعاتی شہادتوں پر انحصار کرتی ہے۔ نیز اس نقطہ نظر پر بڑے حسین انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے کہ آقا کریم کا تعلق کمزور طبقہ سے نہ تھا اور نہ ہی آپ کی معاشی حالت کمزور تھی بلکہ یہ اختیاری تھی نہ کہ اضطراری۔ حضرت خدیجہ سے نکاح اللہ پاک کی طرف سے ایک انمول نعمت تھی تاکہ آپ معاشی پریشانی سے آزاد ہو کر دین کی تبلیغ کر سکیں۔

4. "اسلام کے اصول معاشیات، سیرت رسول ﷺ کی روشنی میں"

مؤلف: امیر جان حقانی　　　　**ناشر:** زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی

سن اشاعت: 9 دسمبر 2016　　　　**صفحات:20**

مقصد تالیف: مصنف کی تالیف کا مقصد آقا کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کے ذریعے معاشی مسائل کا حل نکالنا اور آقا کریم معاشی زندگی کا جائزہ لینا ہے۔ نیز حاص طور پر مستشرقین خیالات اور رسول اللہ کے معاشی مراحل پر اعتراض کا جواب دینا۔

مضامین: اس کتاب کو مقالہ کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔ نیز حاص طور پر مستشرقین کا رسول اللہ کی معاشی زندگی پر اعتراض کا جواب دیتے ہوے مصنف کا کہنا ہے کہ آپ کے معاش کے حوالے سے اہم دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ایک مستشرقین فرقہ کا نظریہ ہے اور دوسری طرف انکے ماننے وارے مقلدین مسلم لوگوں کا۔ ان دونوں کا خلاصہ کلام کچھ یوں ہے۔ نبی پاک کی معاشی طور پر وابستگی ایک کمزور م طبقے سے تھی۔[15] اور سماجی طور پر بھی آقا کریم اونچے خاندان سے نہ تھے۔ اس طرح کی خیالات کا تبصرہ ان کی کتب میں ملتا ہے۔ ڈی ایس مار گولیتھ کی کتاب محمد اینڈ دی رائز آف اسلام (مطبوعہ لندن) وغیرہ میں پڑھا جاسکتا۔ اہم بات یہ ہے کہ آپ کے معاشی مراحل کی ٹھیک طرح سے تحقیق کی جائے تاکہ بہترین معاشی اصول میسر ہو۔ بہت حد مسلم معاشرے اور ریاستوں اور علمائے کرام نے یہ کام کیا ہے۔ عمر جوانی کے مراحل میں دبخل ہوتے ہی آپ نے قریش کے بہادروں کیطرح تجارتی پیشہ اختیار کیا۔ آپ کی زندگی کا ایک بڑا حصہ تجارت پر مشتمل ہے۔ عمر کم سنی میں محمد عربی نے دو سفر بھی کیے۔[16]

جائزہ: مصنف نے اس میں آسان اردو زبان کا استعمال کیا۔ قرآن و حدیث اور دیگر کتب سے بھی استفادہ کیا۔ نیز اس طرف راہنمائی کی ہے آغاز دور ہجرت میں آقا پاک کی معاشی ضروریات کی تکمیل کا سب سے اہم ذریعہ مدنیہ منورہ کے صحابہ کے ایثار بھری محبت اور تحفے تھے۔ اسی وسیلہ سے اللہ کریم آپؐ اور آپؐ کے گھر والوں کی تین بنیادی ضرورتوں روٹی، کپڑا اور مکان کی ضروریات کا سبب پیدا کیا۔

5. اسلامی معیشت" کے چند نظریاتی و عملی پہلو"

مؤلف: مفتی رفیق احمد بالاکوٹی **ناشر:** جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ محمد یوسف نوری ٹاون کراچی، پاکستان

سن اشاعت: ستمبر 2017 **صفحات:** 20

مقصد تالیف: مصنف کی اس کتاب کی تالیف کا مقصد اسلامی معیشت" کے نظریاتی و عملی پہلو،، کو معیشت نبوی کی روشنی میں بیان کرنا۔ نیز امت مسلمہ کو معیشت نبوی کے عملی پہلو سے آگاہی فراہم کرنا۔ تاکہ عوام الناس اس سے راہنمائی حاصل کر سکے۔

مضامین: یہ کتاب چھوٹے چھوٹے موضوعات کی شکل میں تحریر ہیں۔ تقدیر معاش، معاش اور معاد، آسانی و اخلاقی قواعد کی پابندی، ربا کی ادرتی شکل، ان سب کے متعلق قرآن اور معاش نبوی کی رو سے بحث کی گئ ہیں۔ [17] اللہ کریم نے انسانیت کی پیدائش سے ہزارہا برس پہلے انسان کے گزر بسر کے معاشی سامان کا انتظام انسان کی تقدیر میں تحریر کر دیا۔ معاشی ذرائع اور وسائلِ معاش کی تقسیم بھی پہلے سے ہی تحریر ہو چکی ہے۔ معاشی کاروبارِ زندگی میں مختلف قسم کے لوگوں کا مختلف شعبوں سے مالی اور معاشی لین دین ہوتا ہے۔ دیگر ضروری معاشی معاملات کے طریقہ کار میں معیشت کے مختلف وسائل و مواقع سے لین دین میں لگن قبل از پیدائش قدرت کی طرف سے تحریر اور تقسیم کا طریقہ کار ہے سادہ لفظوں میں ضرویات زندگی کے لیے اسباب معیشت کو اختیار کرنا انسان کی اہم ضرورت ہے، بشر طیکہ وہ حلال ہو مگر یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جاسکتی کہ اللہ کریم نے یہ کائنات انسان کے لیے بنائی ہے، انسان کائنات کے لیے نہیں پیدا کیا۔ تاہم ضروری ہے کہ اللہ کی حدود میں رہ کر معاشی طریقہ کا اختیار کیا جاے۔ معاش اور معاد اسلامی معاش کی دوسری نظریاتی بنیادی خصوصیت کی حامل ہے۔ دیکھا جاے تو فکر معاد کو فکر معاش پر غالب نظر آنا لازمی امر ہے، انسان اس فانی دنیا میں مسافر کی طرح ہے، حس کی صرف آخری منزل آخرت ہے۔ ضروریات معیشت میں ایسی مصروفیت جو مسلمان کو آخرت سے غافل کر دے یا آخرت کی فکر کمزور اور دنیا کی فکر غالب

ہو جائے، ایسا "معاشی انسان" اپنے آخرت کے انجام سے لاعلم اور مقصد حیات میں ناکام کہلائے گا، وہ انسانیت کی بجائے حیوانیت اور جہالیت کے بدترین درجہ میں شامل ہونے کا حق دار ہے۔[18]

جائزہ: یہ کتاب مختصر انداز میں لکھی گی ہے۔ معشیت کے چند عملی پہلو پر نظریاتی انداز میں "معیشت نبوی" اور قرآنی آیت کے مطابق خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی گئ ہیں۔ زیر غور مطالعہ میں انسان کے رزق کی تقسیم اس کی پیدائش سے قبل ہی کر دی گئ ہیں لیکن پھر ساتھ ہی عملی طور پر اسے محنت اور مشقت کی طرف بھی توجہ دلائی ہیں تاکہ رزق حلال کے لیے انسان جدوجہد کرے۔ معیشت نبوی کی روشنی میں امت مسلمہ کو حلال طریقہ سے روزی کمانے کو لازمی جز قرار دیا اور حرام طریقہ سے بچنا ضروری ہے۔ اس طرح انسان اپنے مقصد حیات سے لاتعلقی اور آخرت سے غفلت برتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ معیشت نبوی اور قرآن کی روشنی میں تجارت اور دیگر لین دین کے معاملات میں بیع جائز اور سود کو حرام ٹھہرایا گیا ہے۔

6. محمد عربی کی معاشی زندگی پر ایک نظر

مؤلف: ڈاکٹر خالد علوی　　**ناشر:** ناشر فرہنگ اہل بیت، قم ایران

سن اشاعت: بدھ 13 اکتوبر 2021　　**صفحات:** 15

مقصد تالیف: بچپن میں آپ کی معاشی ادوار کے متعلق آگاہی فراہم کرنا۔ نوجوان نسل کی راہنمائی فراہم کرنا کہ کس طرح آقا کریم نے بچپن ہی سے معاشی زندگی کا آغاز کیا، اور نوجوان ہو کر کیسے قریش مکہ کے تاجروں کی طرح تجارت کا آغاز کیا۔

مضامین: یہ ایک مقالہ کی شکل میں تحریر کیا گیا۔ مصنف نے آقا کریم کے پیدائش کے ثمرات سے لے کر معاشی زندگی کے تمام ادوار تک کے حالات پر نظر دہرائی ہے۔ رسول اکرم کی ولادت کے مبارک موقع پر ہر طرف اللہ کریم بے شمار برکتوں کا نزول فرمایا۔ آقا کریم کے والد عبد اللہ محمد عربی کی ولادت سے قبل ہی دنیا فانی سے وصال فرما گے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ بھی آپ کے بچپن ہی میں انتقال فرما گئی اور نبی پاک کے دادا عبد اللہ المطلب کی وفات کے بعد آقا کریم کے چچا نے آپ کی معاشی مراحل کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ اس طرح آپ اپنے چچا کی کفالت میں معاشی زندگی کا آغاز بکریاں چرانے سے کیا۔ اور پھر نوجوان ہو کر قریش مکہ کی طرح آپ نے بھی تجارت کا آغاز کیا۔ جو آپ کے لیے بہترین ذریعہ معاش ثابت ہوا۔[19]

جائزہ: اس کتاب کو حسین انداز میں قلمبند کیا ہے ۔ قرآن اور احادیث کی مختلف کتب سے راہنمائی لی ہے۔ اس حوالے سے موجود سیرتی، روایات کو بھی بیان کیا ہے ۔ اسی نسبت سے رسول اللہ کی معاشی زندگی، سخاوت کے پہلو کو بھی اس کتاب میں تحریر کیا ہے۔ رسول اللہ کا ایثار اس بات پر روشنی ڈالتا کہ آپ مالی لحاظ خود مختار تھے، دوسری طرف یہ بھی اشارہ کرتا ہے کہ نبی

پا کمال جمع والے نہیں، بلکہ دین کی راہ میں دینے کرنے کے لئے تشریف لائے۔ غریبوں، مسکینوں اور یتیموں بیواؤں کے مدد گار بن کر تشریف لاے۔

7. **"سیرت نبوی کی معاشی جہات" عھد مدنی**

مؤلف: سید عدنان حیدر **ناشر:** کتب خانہ سیرت، کراچی۔لاہور

اشاعت دوئم: 28نومبر 2023ء **صفحات:** 70

مقصد تالیف: مؤلف اس تحریر کا مقصد کچھ اس طرح بیان کرتے ہے کہ ایک معلم کی حیثیت سے میرا اہم فریضہ معاش نبوی سے متعلقہ مضامین کی تدریس کرنا ہے۔ اس طرح معاش نبوی سے متعلق مختلف پہلوؤں کا تحقیقاتی مطالعہ میری علمی تحریر کا اہم حصہ ہے۔ تاکہ تعلیم یافتہ اور لاعلم لوگوں کو آقا کریم کے عہد مدنی میں معیشت نبوی کے متعلق راہنمائی فراہم کی جائے۔

مضامین: اس کتاب کو مضمون کی شکل میں تحریر کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ عہد مدنی میں رسول اکرم اور ان کے گھر والوں کی معاشی زندگی، اور سائل حیات کی ضروریات کے بندوبست پر روشی ڈالی ہے اور ان کی روشنی میں تاریخی نتائج بھی اخذ کیے ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے اہم بنیادی نکات پر روشنی ڈالی ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔ آنحضرتؐ کی اعلان نبوت سے پہلے عرب میں معاشی حالات کیسے تھے اور کس طرح کا معاشی نظام قائم تھا؟ رسول اکرمؐ کی معاشی مراحل کیسے تھے اور آپ بحیثیت تاجر کن طریقوں پر پابند رہیں؟ آپ نے ہجرت کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں کس قسم کے معاشی نظام کی بنیاد رکھی اور اس نظام کی خوبیوں سے کیا ثمرات حاصل ہوئے اور عصر خاضر کے معاشی نظام کو کس طرح ریاست مدینہ کے معاشی نظام کے مطابق سانچے میں ڈالا جا سکتا ہے؟ نبی پاک نے جو معاشی اصلاحات مقرر کی ان کو راہ عمل اپنا کر مروجہ نظام معاش میں کیسے اصلاحات نافذ کی جا سکتی ہیں؟[20]

جائزہ: اس کتاب کی سلیس نہایت آسان اور عمدہ ہے۔ اس میں تاریخی واقعات اور مدلل گفتگو سے استفادہ کیا گیا۔ اس کے بنیادی اجزا قران مجید، احادیثِ رسول اور سیرت کی کتب قابل مذکور ہیں۔ سیرتِ نبوی کے زیر غور مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مدینہ پاک میں حضور کی دین کی تبلیغ کے حوالے سے مصروفیت زیادہ ہو گی تھی۔ سربراہِ امت و مملکت کے راہنما کے طور پر آپ کو یکے بعد مختلف ایسے مسائل اور مصروفیات کا سامنا ہوا کہ آقا کریم کے لیے اپنے تجارتی کاروبار کے لیے وقت نکلنانہ ممکن تھا۔ مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد ان مراحل کے آغاز میں زیادہ ذمہ داریاں اہل مدینہ اور آپؐ کے صحابہ نے اٹھائی، تاکہ آقا کریم کو معاشی مسائل میں دشواری در پیش ناہو اس طرح محمد عربی ہمہ تن ہو کر دین کی تبلیغ کر سکے۔

8. اسلامی معیشت و تجارت: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

مؤلف: مفتی صابر حسین (چیئر مین انوار صفہ ٹرسٹ وماہر اسلامی معشیت و تعلیم) **ناشر:** کتب خانہ سیرت، کراچی۔لاہور

سن اشاعت: اکتوبر 2023 **صفحات:** 15

مقصد تالیف: سیرت النبی کی روشنی میں اسلامی معیشت و تجارت کے حوالے سے عوام الناس کو نظریاتی طور پر بھی کر عملی سطح تک رہنمائی مہیا کرنا۔

مضامین: یہ ایک مقالہ صورت میں تحریر کیا گیا۔ مضمون کی اصل بنیاد سیرتِ نبوی کی روشنی میں اسلامی معاش و تجارت بنیادی اصولوں پر تحریری انداز میں روشنی ڈالنا۔ مگر اصل زور اس بات پر ہے کہ آپ کون سے دو بنیادی اصول اختیار فرمائے۔ عرب میں چونکہ لوگ تجارت کا کاروبار کرتے تھے، اسی طرح رسول اللہ نے بھی اِسی کو ابتدائی طور پر بطورِ ذریعہ تجارت اختیار فرمایا اور قبل از نبوت اکثر نبی رحمت تجارت کے لیے اپنے چچا کے ہمراہ ملک شام اور یمن کا سفر فرمایا- تمام تجارتی مراحل میں ایک مشہور سفر قابل غور ہے، جس میں آقا کریم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا مال لے کر بغرض تجارت شام کی طرف سفر کیا اور جس میں آقا کریم نے اچھے کاروبار کے ہمراہ بہترین منافع حاصل ہوا- اس حسن کارگردگی کا تذکرہ آپ (رضی اللہ عنہا) کے غلام میسرہ نے جب خدیجہ کے سامنے کیا، تو وہ اِس قدر متاثر ہوئی اُنہوں نے محمد عربی کو نکاح کا پیغام بھیجا- یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ اس تجارتی سفر کے دوران رسول اللہ کی وہ کون سی خاص بات تھی، جس سے میسرہ متاثر ہوئے- لہٰذا مؤرخین لکھتے ہیں کہ آپ نے اس سفر میں تجارت میں دو اُصول اختیار کئے، ایک نرمی اور دوسرا کم شرح منافع - لہٰذا اگر کوئی شئے کم منافع میں بھی فروخت ہو رہی ہوتی، تو آپ اُسے فروخت کر دیتے-[21] ایک مرتبہ دوران تجارت آپ نے خشک اور تر گندم کو الگ الگ کر کے مختلف قیمتوں میں فروخت کیا، تو آپ کے اس رویے کو دیکھ کر تاجر حیران رہ گئے، کیونکہ اُس زمانے میں تجارت میں اس طرح کی ایمانداری کا تصور ہی موجود نہیں تھا- یہ تصور نبی کریم کی تجارت کے بعد قائم ہوا۔

جائزہ: اس کتاب کی سلیس نہایت آسان اور عمدہ ہے۔اس میں تاریخی واقعات اور مدلل گفتگو سے استفادہ کیا گیا۔ زیر تبصرہ کتاب میں سیرت طیبہ کے ذریعے کامیاب معاش و تجارت کے تمام اُصول و فوائد سامنے حوجود ہیں، آج کی دنیا معاشی پریشانی، غریبی،، مہنگائی اور ہر طرح کی معاشی پریشانی سے چھٹکارا پانے کے لئے حضور کریم کی سیرت مطہرہ سے آگاہی لینا ضروری امرہ ہیں۔

9. "تعلیمات نبوی ﷺ میں کسب معاش کی اہمیت

مؤلف: محمد قمر الزمان ندوی　　**ناشر:** علاء الدین ایجو کیشنل سوسائٹی، دگھی، گڈا، جھارکھنڈ

سن اشاعت: 21 ستمبر 2024　　**صفحات:** 12

مقصد تالیف: رسول اللہ کے معاشی مراحل کیسے تھے اور آقا لجپال کا معاشی ذریعہ کیا تھا؟ دوسری طرف مال جمع کرنے کے حوالے سے آپ کا نقطہ نظر کیا تھا؟ آپ کا فقر اختیاری تھا یا آزمائش خداوندی تھا؟ اا عنونات پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کتاب کو تحریر کیا گیا ہے۔

مضامین: رسول اللہ کے معاشی گزر بسر کیسا رہا۔ آپ فقر اختیاری تھا یا اضطراری نہیں۔ یہی سوال اس کتاب کے مضامین ہیں اور انہی پر قلم اٹھاتے ہوئے مصنف نے گہرائی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ اول کسب معاش اور مال دولت کے متعلق اہل مسلم کے مابین دو نظریے پائے جاتے ہیں۔ کسی کے پاس بہت زیادہ مال دولت ہونا برا فعل نہیں بلکہ کسب معاش میں بہت مگن ہو جانا انسان کو اللہ کریم سے غافل کر دیتا اسی لیے نبی رحمت نے فقر کو پسند کیا۔[22] اور دوسری طرف وافر مقدار میں مال و دولت ہونا بھی معیوب نہیں مال و دولت کو اللہ کریم نے زندگی گزارنے کے لیے ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ کریم کی راہ میں مال خرچ کر کے انسان اللہ کریم کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح آقا کریم بھی صدقہ خیرات میں سب سے بڑھ کر وسعت والے ہے اور آپ کا فقر اختیاری تھا نہ کے مجبوری۔ اسی طرح تمام انبیا علیہ اسلام نے بھی دین کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ کسب معاش کے لیے رزق حلال کو اپنایا۔ اسی طرح آقا کریم نے عہد مکی میں کسب معاش کے لیے بکریاں بھی چرائی اور پھر تجارت کا پیشہ بھی اختیار فرمایا۔ قرآن و حدیث میں ذرائع معاش کے دو طریقے بتائے ہیں، ایک ضرورت کی حد تک و رزق کا ہونا اور دوسرا مال جمع کرنا اور اسی کو زندگی کا مقصد بنالینا اور اس کی بنا پر عبادت سے غافل ہو جانا اس سے منع کیا گیا ہے۔[23] زیر غور وبات یہ ہے کہ مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ فارغ نہ بیٹھے، کسی نہ کسی طرح معاشی حلال ذرائع کی تلاش میں رہے۔ کام چھوٹا ہو یا بڑا پیشہ چاہے کمتر ہو یا برتر، بشرطیکہ وہ حلال ہو، اس میں شرم اور قباحت کی کوئی بات نہیں ہے۔ رزق حلال ایک عبادت کی طرح ہے۔ شرم کی بات یہ ہے کہ انسان ناجائز طریقہ سے مال کمائے اور اسے خود بھی کھائے اور اپنی اولاد کی بھی اسی مال سے پرورش کرے۔

جائزہ: زیر غور مطالعہ سے یہ بات طے ہے کہ زندگی کے مراحل طے کرنے کے لیے روزی کا حصول ہر آدمی کی اہم ضرورت ہے ۔ اللہ پاک نے انسان کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ اپنے لئے اپنی اولاد کے لیے روزی روٹی کے لئے دوڑ بھاگ اور جدوجہد کرے، کیونکہ انسان کے لیے رزق کو اللہ تعالی نے دنیا میں تقسیم کر دیا، اس کو کس طرح حاصل کرنا اور اس کے لئے محنت کرنا یہ انسان

کے ذمہ داری ہے۔ اسلام نے تعلیم اور طریقہ بتایا کہ کس طرح انسان کو اپنا روزق حلال طریقوں سے کمانا چاہیے۔ حلال طریقہ کمایا ہوا مال، دوسروں کی غلامی سے بہتر ہے، کہ آدمی اپنی دلی جدوجہد سے رزق کمائے، کمائی حلال ہونا کہ ناجائز طریقہ سے حاصل نہ کی ہو۔

حاصل کلام:

دین اسلام اور معاش نبوی میں انسانی زندگی کو بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ انسانی زندگی کا انحصار اس کے رہن سہن، کھانے ، پینے، اوڑنے، پہننے پر ہیں اور ان سب کا تعلق معاشی ذرائع پر منحصر ہے۔ اس کے لیے لازمی ہے کہ انسان حلال پہنے، حلال کھائے اور اپنے اہل عیال کو بھی حلال ہی کھلائے۔ آپ کی مکی اور مدنی زندگی میں آزمائشیں عصر حاضر کے مسلمانوں کے لیے راہنمائی کا پیغام دیتی ہے۔ رسول کریم بچپن میں بکریاں چرانے سے اپنے ذرائع معاش کا آغاز فرمایا اور امت مسلمہ کے لیے اس میں جدوجہد کا پیغام ہے۔ کہ محنت میں کوئی قباحت نہیں رزق حلال ہونا چاہیے نہ کے حرام۔ رزق حلال کے لیے جیسا بھی بڑا چھوٹا کام ہو اس میں کوئی خرج نہیں۔ جس طرح رسول کریم اپنے چچا کے ہمراہ تجارت کی غرض سے بیرون ملک سفر کیے، کیونکہ یہ ان کا پیشہ تھا، اسی طرح عصر حاضر کے نوجوانوں کو بھی چاہیے کہ اپنے بڑوں کے ساتھ مل کر کاروباری لین دین میں حصہ لیں۔ معاشی پریشانی کے باوجود بھی اپنی ازواج مطہرات اور اپنے اہل عیال کی تمام جائز ضرویات کا خیال رکھا اسی طرح عصر حاضر کے مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ بھی حقوق کی پاسداری کا خیال رکھے۔ جس طرح آقا کریم نے معاش نبوی اور دین کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ سماجی، سیاسی، اور دفاعی امور کو بھی بر قرار رکھا اسی طرح ہمارے حاکموں پر بھی لازم ہے کہ وہ ایمان داری کیساتھ ان تمام امور کا خیال رکھے۔ رسول کریم کی مکی اور مدنی زندگی ہمیں اتحاد، اخوت، عبادات، اور اخلاقی اقدار پر مبنی ایک ایسی بنیاد فراہم کرتی جو کہ ہماری دین اور دنیاوی زندگی کو روشن مستقبل کیطرف لے جاتی ہے۔ معاش نبوی سے ایک تربیتی پہلو یہ سامنے آتا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ وہ حلال ذرائع سے مال دنیا حاصل کرے اور اسے اپنے اہل خانہ کے لیے محفوظ کریں تاکہ انہیں کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ مال کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے انسان اسے اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرے تاکہ فلاح دارین حاصل کر سکے۔

تجاویز و سفارشات

* معاش نبوی کے مکی اور مدنی دور کے متعلق تفصیل کیساتھ گفتگو اور تحریر کی ضرورت ہے۔ نیز معاش نبوی کی اہمیت پیش نظر رسول کے بیان کردہ اصول تجارت کو تاجر کمیونٹی میں بھی فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

* آقا کریم کے مکی اور مدنی دور کو سکول، کالج اور مدارس کے سلیبس میں لازمی جزو بنایا جائے اس کے علاوہ دیگر سیاسی اور سماجی پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔ تاکہ ہر دور کے مسلمان اس سے راہنمائی حاصل کر سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] ۔ نور محمد غفاری، ڈاکٹر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معاشی زندگی میں جاہل عرب کا معاشی نظام، ناشر: (انجمن حدام القران، لاہور،)2017

Noor Muhammad Ghaffāri, Dr, Nabbi SAW ki muāshī zindāgi me jahīl arāb ka mā'asī nazām, Anjmān Khūddām ul Qur'an, Lahore, 2017

[2] ۔ اسرار احمد، ڈاکٹر "اسلام کا معاشی نظام؛ ناشر (المکتب بیت اسلام رُیاض،)، 2014

Isrār Ahmād, Dr, Islām ka muāshī nazām, Bait ul Islam, Riyadh, 2014

[3] ۔ یسین مظہر صدیقی، ڈاکٹر "معاش نبوی ﷺ کے ذرائع آمدن کا تحقیقی جائزہ، (النور پبلشرز، س۔ن)، 2023

Yāsēēn Māzhār Siddiqui, Dr, Mūāsh e Nābvī ky zārāyē Aāmdān ka tāhqiqi jāiza, 2023

[4] ۔ الملک 15:67؛ وہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو ہموار کر دیا، پس چلو اس وہی (زمین) کی پہنائیوں میں اور کھاؤ اُس (خدا) کا رزق اور اُسی کی طرف تمھیں دوبارہ زندہ ہو کر واپس جاتا ہے۔

Surāh Al Mūlk 67: 15

[5] ۔ الوقعہ 34:56؛ کیا تم نے غور کیا، یہ کھیتیاں جو تم بوتے ہو انھیں تم اگاتے ہو ان کے اگانے والے ہم ہیں؟

Surāh Al Wāqiyā 56: 34

[6] ۔ ابن منظور، لسان العرب، 321:6

Ibn e mānzūr, Līsāān ul Arāb, vol 6, p 321

[7] ۔ قاموس المحیط، 291:1

Qāmoos ūl mūhēēt, vol 1, p 291

[8] ۔ ڈاکٹر نور غفاری، مرکز تحقیق ٹرسٹ لائبریری، لاہور، جنوری 1999ء، ص ۱۵

Dr. Noor Ghāffārī, Mārkāz tēehqēēq library, Lahore, 1999, p 15

[9] ۔ سید فضل الرحمن، معیشت نبوی، (زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی, 2013ء)، ص ۲۱

Syed Fazal ul Rehman, Māēshāt e Nābvi, Zāwar Academy publications, Karachi, 2013, p 21

[10] ۔ سید فضل الرحمن، معیشت نبوی، (زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی دسمبر 2013ء)، ص ۳۵

Syed Fazal ul Rehman, Māēshāt e Nābvi, Zāwar Academy publications, Karachi, 2013, p 35

[11] سید فضل الرحمن، معیشت نبوی، (زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی دسمبر 2013ء)، ص ۳۷

Syed Fazal ul Rehman, Māēshāt e Nābvi, Zāwar Academy publications, Karachi, 2013, p 37

[12] ۔ پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد یسین مظہر صدیقی، معاش نبوی کا عہد مکی، (کتب خانہ سیرت، کراچی 2015ء)۔ ص ۴

Prof. Dr. Moūlānā Mūhammad Yāsēēn Māzhār Sīddīquē, Mūāsh e Nābwi ka Ehd e Makki, Kūtāb khāna Seerat, Karachi, 2015, p 4

[13] پروفیسر ڈاکٹر مولانہ محمد یسین مظہر صدیقی، معاش نبوی کا عہد مکی، (کتب خانہ سیرت، کراچی۔2015ء)۔، ص۱۸

Prof. Dr. Moūlānā Mūhammad Yāsēēn Māzhār Sīddīquē, Mūāsh e Nābwi ka Ehd e Makki, Kūtāb khāna Seerat, Karachi, 2015, p 18

[14] پروفیسر ڈاکٹر مولانہ محمد یسین مظہر صدیقی، معاش نبوی کا عہد مکی، (کتب خانہ سیرت، کراچی۔2015ء)، ص۳۷

Prof. Dr. Moūlānā Mūhammad Yāsēēn Māzhār Sīddīquē, Mūāsh e Nābwi ka Ehd e Makki, Kūtāb khāna Seerat, Karachi, 2015, p 37

[15] امیر جان حقان، اصول معیشت سیرت رسول کی روشنی میں (زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، 9 دسمبر 2016ء)، ص۳

Ameēr Jān Hāqqān, Asūl e Māēshāt Sēērāt Rasool SAW ki roshnī mēīn, zāwār academy publications, Karachi, 2016, p 3

[16] ۔امیر جان حقان، اصول معیشت سیرت رسول کی روشنی میں (زوار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، 9 دسمبر 2016ء)، ص۱۲

Ameēr Jān Hāqqān, Asūl e Māēshāt Sēērāt Rasool SAW ki roshnī mēīn, zāwār academy publications, Karachi, 2016, p 12

[17] مفتی رفیق احمد بالاکوٹی ، اسلامی معیشت کے چند نظریاتی و عملی پہلو (جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ محمد یوسف بنوری ٹاون کراچی، پاکستان ، ستمبر 2017ء)، ص۱٦

Mūftī Rāfiqūē Ahmād Bālākotī, Islami Māēshāt ky chānd Nāzriyātī o āmlī pēhlū, jāmiā āloom e islamia, bānūri town karachi, 2017, p 16

[18] ۔مفتی رفیق احمد بالاکوٹی ، اسلامی معیشت کے چند نظریاتی و عملی پہلو (جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ محمد یوسف نوری ٹاون کراچی، پاکستان ، ستمبر 2017ء)، ص۱۹

Mūftī Rāfiqūē Ahmād Bālākotī, Islami Māēshāt ky chānd Nāzriyātī o āmlī pēhlū, jāmiā āloom e islamia, bānūri town karachi, 2017, p 19

[19] ۔ڈاکٹر خالد علوی ،ناشر فرہنگ اہل بیت، قم ایران، ۲۰۲۱، ص۱۱

Dr. Khalid Alvī, Fārhāng ahl ē bait, Qūm, Iran, 2021, p 11

[20] ۔سید عدنان حیدر، سیرت نبوی کی معاشی جہات "عہد مدنی، کتب خانہ سیرت، کراچی۔لاہور، 2023ء، ص٦١ تا ٦٥

Syed Adnan Haider, Sēērāt ē Nābwī kī mūāshī jīhāt ehād ē mādnī, kūtāb khānā sēērāt, Karachi, 2023, p 61-65

[21] مفتی صابر حسین، اسلامی معیشت و تجارت سیرت النبی کی روشنی میں (کتب خانہ کراچی اکتوبر 2023ء)، ص۱۳

Mūftī Sābīr Hūssāīn, Islāmī Mā'eshāt o tījārāt sēērāt al nābbī kī rōshnī meīn, kūtāb khānā Karachi, 2023, p 13

[22] محمد قمر زمان، تعلیمات نبوی ﷺ میں کسب معاش کی اہمیت (مولانا علاء الدین ایجوکیشنل سوسائٹی، دگھی، گڈا، جھارکھنڈ، 2024ء)، ص۱۰

Mūhāmmād Qamar Zaman, Tālēēmāt e Nābwī mēin kāsb e mūa'āsh kī āhmīyāt, Jhār khānd, 2024, p 10

[23] محمد قمر زمان، تعلیمات نبوی ﷺ میں کسب معاش کی اہمیت (مولانا علاء الدین ایجوکیشنل سوسائٹی، دگھی، گڈا، جھارکھنڈ، 21 ستمبر 2024ء)، ص ۱۲

Mūhāmmād Qamar Zaman, Tālēēmāt e Nābwī mēin kāsb e mūa'āsh kī āhmīyāt, Jhār khānd, 2024, p 10